بزدلوں کا بُرا کردار

19-August-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰهَ غَدًا رَاضِیًا ، فَلْیُکْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَیَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (فِردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ** سچی نیت سب سے افضل عمل

ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے "یزیدیوں کابُرا کردار" اس بیان میں ہم دشمن صحابہ کا عبرت ناک انجام، یزید پلید اور اُس کے پیروکاروں کی خُرافات اور بہت سے عمدہ نکات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے سارا بیان اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین

سرکار کی مَحَبَّت پانے کا نسخہ!

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بھی تھے، ان میں سے ایک دائیں کندھے پر اور دوسرے بائیں کندھے پر سوار تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کو باری باری چُوم رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان سے مَحَبَّت فرماتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! جس نے ان سے مَحَبَّت کی، اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا، اس نے مجھ سے بُغض رکھا۔[2] مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رکوب الحسن والحسین

۔۔الخ، ۱۵۶/۴، حدیث: ۴۸۳۰

1...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

2...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رکوب الحسن والحسین۔۔الخ، ۱۵۶/۴، حدیث: ۴۸۳۰

حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو محبتِ رسول کا یہ معیار بارگاہِ رسالت سے عطاہوا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے تمام عمر اسے اپنائے رکھا، جب مروان بن حکم حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بارگاہ میں بوقتِ وفات حاضر ہوا تو کہنے لگا: جب سے آپ کی صحبت اختیار کی ہے، میں نے آپ کی ذات میں حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کی مَحبَّت بہت دیکھی ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیقرار ہو کر اُٹھ بیٹھے اور ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ہم نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کہیں جانے کے لیے نکلے، ابھی کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کے رونے کی آواز سُنی۔ وہ دونوں اُس وَقْت اپنی والدہ کے پاس تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلدی جلدی چلتے ہوئے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے یہ فرماتے سُنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ عرض کی: پیاس (یعنی پیاس کی وجہ سے دونوں رو رہے ہیں۔) نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانی لینے کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے، مگر اس میں پانی مَوجُود نہ تھا کیونکہ اُن دِنوں پانی کی اتنی سخت قِلَّت تھی کہ لوگ پانی کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو پُکار کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں (سواریوں کے بیٹھنے کیلئے اونٹ کی کمر پر بنائی گئی نشستوں) سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر انہیں ایک قطرہ تک نہ ملا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو۔ خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ نے ایک بچے کو پردے کے نیچے سے دے دیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں لے کر اپنے سینے سے لگایا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مُسلسل رو رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے مُنہ میں اپنی زبان مُبارک ڈالی تو وہ اُسے چُوسنے لگے حتّٰی کہ سیراب ہو گئے، (حضرت ابُوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ) میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی، جبکہ دوسرے (شہزادے) اسی طرح مُسلسل رو رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوسرے کو بھی مجھے دو۔ خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ نے

دوسرے کو بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دیا، حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ بھی وہی مُعاملہ فرمایا، (یعنی ان کے مُنہ میں بھی اپنی مُبارک زبان ڈال دی تو وہ بھی سیر اب ہوگئے) اس کے بعد دونوں شہزادے ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی۔ حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مزید فرماتے ہیں: میں ان سے مَحَبَّت کیوں نہ کروں جبکہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔[(1)]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! یہ اُصول اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ جس طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اہلِ بیتِ اَطہار کی مَحَبَّت دُنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے، ایسے ہی ان سے بُغض و عداوت رکھنے میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے، جیسا کہ

دُشمنِ صحابہ کا انجام

ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کی شان میں گُستاخی و بے اَدَبی کے الفاظ بکنے لگا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ تم اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہو ورنہ میں تمہارے لئے بد دُعا کر دوں گا۔ اُس گُستاخ و بے باک نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کی بد دُعا کی کوئی پروا نہیں۔ آپ کی بد دُعا سے میرا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا۔ یہ سُن کر آپ کو جلال آگیا اور آپ نے اس وَقْت یہ دُعا مانگی کہ اے اللہ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابیوں کی توہین کی ہے تو آج ہی اس کو اپنے قہر و غَضَب کی نشانی دکھا دے تاکہ دوسروں کو اِس سے عبرت حاصل ہو۔ اس دُعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا تو اچانک ایک پاگل اُونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا

---

[1] … معجم کبیر، بقیة اخبار حسن بن علی بن أبی طالب، ۳/۵۰، حدیث: ۲۶۵۶

اوراس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اوراس کے اُوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دَبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چُور چُور ہو گئیں اور وہ فوراً ہی مر گیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی دُعا مقبول ہو گئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کا دشمن ہلاک ہو گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! آپ نے سنا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کی شان میں گستاخی کرنے والے کا اَنجام کیسا عبرتناک ہوا، واقعی یہ حقیقت ہے کہ اللہ والوں کی شان میں گستاخی کرنا یا انہیں کسی بھی طرح سے تکلیف پہنچانا، اللہ پاک کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ ان بُزرگوں کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرنے والا دُنیا میں تو ذلیل و رُسوا ہوتا ہی ہے آخرت میں بھی ذِلّت اُس کا مُقدَّر ہو گی۔

ایسے بدنصیبوں میں سے ایک یزید پلید اور اُس کے پیروکار بھی ہیں جو نہ صرف صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کی توہین کے مُرتکب ہوئے بلکہ اُن کی پیشانی پر اہلِ بَیْتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بے گُناہ شہید کرنے کا سِیاہ داغ (بھی) ہے۔ یہ ایسا برا کام ہے کہ ہر زمانے میں دُنیائے اسلام اس کی مذمّت کرتی رہی ہے اور قیامت تک کرتی رہے گی۔

یزید پلید اور اُس کے پیروکاروں کی خُرافات

صَدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہزادۂ کونین، حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وُجُودِ مُبارک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحْتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے زمانۂ مُبارک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے

[1] ...دلائل النبوۃ للبیہقی، ۶/۱۹۰

کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام (حسین) جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرتِ امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی جان کا دُشمن تھا اور اسی لئے حضرتِ امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسرَّت ہوئی۔

حضرتِ امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا سایہ اُٹھنا تھا، یزید کھُل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنۡواع و اَقۡسام کے مَعاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بَغاوت و سرکَشی اِنۡتہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کِیا کہ مُسلِم بن عُقۡبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکر لے کر مدینۂ طَیِّبہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طَیِّبہ میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ! قتل و غارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو شہید کِیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کِیا، لڑکوں کو قید کرلیا، ایسی ایسی بد تمیزیاں کیں جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ صرف حضرت سَعِیۡد بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ دِیوانے بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت عبدُ اللہ بن حَنۡظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔[1] پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں اَمِیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کِیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنۡجَنِیۡق

---

[1] ... الصواعق المحرقه، الباب الحادی عشر، الخاتمه فی بیان اعتقاد اهل السنة، ص ۲۲۱ ملخصا

(یہ پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے اس آلے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلادِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبے کے سینگ بھی تَبرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے فِدیہ میں قُربانی کیا گیا تھا، وہ (سِینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مصیبت میں مُبتلا رہے۔[1]

خُرافاتِ یزید

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! آپ نے سنا کہ یزید پلید نے اپنے دَورِ حکومت میں بدکرداری کا ثُبُوت دیتے ہوئے کئی خُرافات کو عام کیا مثلاً، مَحارِم (وہ رشتے دار جن سے نکاح حرام ہے ان) سے نکاح اور سُود وغیرہ کو اِس بے دِین نے عَلانیہ رواج دیا، مکہ شریف اور مدینہ شریف کی بے حُرمتی کرائی، صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار کو ظُلماً شہید کروادیا، گانے باجے سُننا، خُوب شراب پینا، نماز نہ پڑھنا، اَلْغَرَض! اس نے ہر وہ کام کیا جس سے شریعت نے منع فرمایا۔

یقیناً انسان عزّت و شہرت، مال و دولت اور حکومت ملنے سے سرکش و بےباک بن جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے دین سے دُور اور دُنیا سے قریب تَر ہو جاتا ہے، اپنے تخت و تاج کی لاج رکھنے کیلئے اللہ پاک کی نافرمانیوں اور اس کے پیاروں کی گُستاخیوں سے بھی باز نہیں آتا۔ یزید پلید بھی اِقْتِدار و حکومت کی مَحبَّت میں مُبتلا ہو کر ایسا سَرکَش ہوا کہ مَعَاذَ اللہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخیاں کیں، اُن کو تکلیفیں پہنچائیں، اُن کا دل دُکھایا، بعض کو تو شہید بھی کروادیا، حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو وہ مقدّس

---

1 . . . خلاصہ سوانح کربلا، ص۱۷۷تا۱۷۹ ملخصا

ہستیاں ہیں، جن کی شان و عظمت کے بارے میں خود سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَکْرِمُوا اَصْحَابِی فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ یعنی میرے صحابہ کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک ترین لوگ ہیں۔[1] مزید فرمایا: خَیْرُ اُمَّتِی اَلْقَرْنُ الَّذِینَ یَلُوْنِی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَھُمْ یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے ہیں (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ ہیں (تبعِ تابعین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کابُرا کِردار اور اُسکی وجہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! یزید پلید صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مُبارک زمانہ پاکر بھی اُن کا قُرب حاصل نہ کرسکا اور نہ ہی اُن کی تعظیم کرکے اپنے لئے آخرت کی نجات کا سامان کرسکا بلکہ اس نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاک گھرانے پر ظُلم و سِتم کی آندھیاں چلائیں اور اُن پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے۔ یزید پلید نے یہ سب تاج و حکومت اور دُنیاوی مال و دولت کی مَحبَّت میں کیا، کیونکہ اس ظالم کو امامِ عالی مقام، حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا حالانکہ حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو کل بھی اُمَّتِ مُسلِمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ مگر اُس یزید بدبخت نے مال و دولت کے نَشے میں بدمست ہوکر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کرڈالی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کی مَحبَّت ہر فِتْنہ و فَساد کا سبب ہے، یہ ساری تباہی دُنیا کی مَحبَّت

---

[1] ... مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲

[2] ... مسلم، کتاب فضائل الصحابہ باب فضل الصحابۃ... الخ، ص۱۰۵۲، حدیث: ۶۴۶۹

ہی نے مچائی ہے، **دُنیا کی مَحَبَّت** انسان کو ظالم بنا دیتی ہے، **دُنیا کی مَحَبَّت** انسان کو بے حِس و بے باک بنا دیتی ہے، **دُنیا کی مَحَبَّت** انسان کو پتھر دِل بنا دیتی ہے، **دُنیا کی مَحَبَّت** اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، **دُنیا کی مَحَبَّت** دِین کو نُقصان پہنچانے کا سبب ہے، **دُنیا کی مَحَبَّت** گمراہی کا سبب ہے، **دُنیا کی مَحَبَّت** انسان کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے، **دُنیا کی محبت** آخرت کی یاد سے غافل کر دیتی ہے، دنیا کی محبت عشقِ خدا و عشقِ مصطفےٰ سے محروم کر دیتی ہے، **دُنیا کی مَحَبَّت** ہی گُناہوں پہ دلیر کر دیتی ہے، الغرض دنیا کی محبت میں کسی بھی طرح کی بھلائی نہیں ہے۔ آیئے! **دُنیا کی مذمّت پر 2 فرامینِ مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔[1]
2. چھ (6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (۱) مخلوق کے عُیُوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (۲) دل کی سختی (۳) دُنیا کی مَحَبَّت (۴) حَیا کی کمی (۵) لمبی اُمید اور (۶) حد سے زِیادہ ظُلم۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! آپ نے سُنا دُنیا کس قدر حقیر چیز ہے، لہٰذا اِس کو اہم سمجھنا بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ اللہ پاک کے نزدیک تو دُنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ یاد رکھیں یہ دُنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اگر ہم اس میں اچھے اعمال کی صُورت میں بیج بوئیں گے تو آخرت میں اَجر و ثواب کی صُورت میں فصل کاٹ سکیں گے۔ لہٰذا مال و دولت کی حرص پالنے کے بجائے اللہ پاک کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں، اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حرص کی آلُودگیوں سے خُود کو بچانا چاہئے۔

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! دُنیاوی مال و دولت کے حُصُول کی خواہش و کوشش

---

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۲۲، حدیث: ۹

2 ...کنز العمال، کتاب المواعظ و الرقاق۔۔الخ، قسم الاقوال، جزء: ۱۶، ۸/۳۶، حدیث: ۴۴۰۱۶

کرنے کے بجائے آخرت کی نعمتوں کو پانے کیلئے خوب نیکیاں کیجئے اور دُنیا سے بے رغبتی اختیار کیجئے۔
صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ہم سب میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اَزۡھَدُکُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَاَرۡغَبُکُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ یعنی تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو دنیا سے زیادہ بے رغبتی اور آخرت میں زیادہ رغبت رکھنے والا ہو۔[1]

دنیا سے بے رغبتی کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ علامہ عبدُالرؤف مَناوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: دُنیا کے فنا اور عیب دار ہونے کی وجہ سے بے رغبتی کرے اور آخرت کی بُزرگی اور ہمیشہ رہنے کی وجہ سے آخرت میں رغبت رکھے، عقلمند وہ ہے جو دُنیا اور دُنیا کے میل کچیل سے اپنے آپ کو بچائے اور دُنیا کو اپنا خادِم بنائے ضرورت کے مُطابق دُنیا جمع کرے اور اس کے علاوہ دنیا سے کنارہ کَشی اختیار کرے کیونکہ جب کوئی دنیا سے مُنہ موڑتا ہے تو دُنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے، جو دُنیا کمانے کی خاطر جتنا دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے، دُنیا اس سے اتنی ہی بھاگتی ہے، جیسے سایہ سُورج کی طرف مُنہ کر کے چلنے والے کے پیچھے پیچھے آتا اور سُورج سے پیٹھ پھیر کر چلنے والے کے آگے آگے بھاگتا ہے، اگر یہ شخص اپنے آگے بھاگنے والے سایہ کو پکڑنے کی کوشش کرے بھی تو ناکام ہو گا۔[2]

نہ دین کے رہے نہ دنیا کے:

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! یہ حقیقت ہے کہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے تو دُنیا اسے اپنے پیچھے بھگاتی ہے اور وہ دُنیا کی مَحبَّت میں سَرکَش ونافرمان ہوکر دِھیرے دِھیرے دِین سے دُور

---

[1] ...شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۲۱

[2] ...فیض القدیر، ۳/۶۶۲ تحت الحدیث: ۴۱۱۴

ہوتا چلا جاتا ہے، جبکہ دنیا بھی اس کے ہاتھ نہیں آتی۔ کچھ ایسا ہی یزیدیوں کے ساتھ ہوا، جنہوں نے دنیا کی محبت میں نواسۂ رسول امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور اُن کے گھر والوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، ان پر پانی بند کیا اور پھر نہایت ہی سفاکی کے ساتھ امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مع اُن کے رُفقاء کے شہید کیا۔ اس حُبّ دُنیا نے ان سے اتنا بڑا اور سنگین جرم تو کروا دیا مگر ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا بعض تو اُسی میدانِ کربلا میں ہی نشانِ عبرت بن گئے جبکہ بعض بعد میں اپنے انجامِ بد کو پہنچے۔ اب ہم کچھ ان بد بختوں کے انجام کے بارے میں سنیں گے جو میدانِ کربلا میں ہی اپنے انجام کو پہنچ گئے چنانچہ،

گھوڑے نے بدلگام کو آگ میں ڈال دیا:

میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اپنے ایک رسالے "**امام حسین کی کرامات**" کے صفحہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں: **امامِ عالی مقام**، امامِ عرش مقام، امامِ ہمام، امامِ تشنہ کام، حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یومِ عاشورا یعنی بروز جمعۃُ المبارک 10 مُحرَّمُ الْحَرام 61ھ کو یزیدیوں پر اتمامِ حُجّت (یعنی اپنی دلیل مکمَّل) کرنے کیلئے جس وَقت میدانِ کربلا میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اُس وَقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مظلوم قافِلے کے خیموں کی حِفاظت کیلئے خندق میں روشن کردہ آگ کی طرف دیکھ کر ایک بدزبان یزیدی (مالک بن عُروہ) اس طرح بکواس کرنے لگا: "**اے حُسین! تم** نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگا دی!" حضرت امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: **کَذَبْتَ یَاعَدُوَّ اللہ** یعنی "اے دشمنِ خدا! تو جھوٹا ہے، کیا تجھے یہ گمان ہے کہ (مَعَاذَ اللہ) میں دوزخ میں جاؤں گا! اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قافِلے کے ایک جاں نثار (حضرت) مسلم بن عَوسَجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے حضرتِ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے اُس منہ پھٹ بدلگام کے منہ پر تیر مارنے کی اجازت طلب کی۔ حضرتِ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ فرما کر اجازت دینے سے انکار کیا کہ ہماری طرف سے حملے کا آغاز نہیں ہونا چاہئے۔ پھر

امامِ تشنہ کام (یعنی پیاسے امام) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دستِ دعا بلند کر کے عرض کی: ''اے ربِّ قہّار! اس نابکار (نا۔بَہ۔کار یعنی شریر) کو عذابِ نار سے قبل بھی اِس دنیائے ناپائیدار میں آگ کے عذاب میں مبتلا فرما۔'' **فوراً دُعا مُستجاب (یعنی قبول) ہوئی اور اُس کے گھوڑے کا پاؤں زمین کے ایک سوراخ پر پڑا جس سے گھوڑے کو جھٹکا لگا اور بے ادب و گستاخ یزیدی گھوڑے سے گرا، اُس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھا، گھوڑا اُسے گھسیٹتا ہوا دوڑا اور آگ کی خندق میں ڈال دیا! اور بدنصیب آگ میں جل کر بھَسَم ہو گیا۔** امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سجدۂ شکر ادا کیا، حمدِ اِلٰہی بجالائے اور عرض کی: ''یااللہ کریم! تیرا شکر ہے کہ تُو نے آلِ رسول کے گستاخ کو سزا دی۔'' (سوانح کربلا ص ۱۳۸ ملخّصاً)

سیاہ بچھو نے ڈنک مارا:

گستاخ و بدلگام یزیدی کا ہاتھوں ہاتھ بھیانک انجام دیکھ کر بھی بجائے عبرت حاصِل کرنے کے اِس کو ایک اِتّفاقی اَمر سمجھتے ہوئے ایک بے باک یزیدی نے بَکا: آپ کو اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا نسبت؟ یہ سُن کر قلبِ امام کو سخت اِیذا پہنچی اور تڑپ کر دُعا مانگی: ''اے ربِّ جبّار! اِس بدگُفتار (یعنی بُرا بولنے والے) کو اپنے عذاب میں گرفتار فرما۔'' دُعا کا اثر ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہوا، اُس بکواسی کو ایک دم قضائے حاجت کی ضَرورت پیش آئی، فوراً گھوڑے سے اُتر کر ایک طرف کو بھاگا اور بَرَہنہ (یعنی ننگا) ہو کر بیٹھا، **ناگاہ (یکا یک) ایک سیاہ بچھّو نے ڈنک مارا، نَجاست آلودہ تڑپتا پھرتا تھا، نہایت ہی ذِلّت کے ساتھ اپنے لشکریوں کے سامنے اِس بدزَبان کی جان نکلی۔** مگر ان سنگ (یعنی پتھر) دلوں اور بے شرموں کو عبرت نہ ہوئی اِس واقِعے کو بھی ان لوگوں نے اِتّفاقی اَمر سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ (سوانح کربلا ص ۱۳۸ ملخّصاً)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت سراسر نقصان دہ ہے جو دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دنیا اسے کہیں کا نہیں چھوڑتی جبکہ جو خوش نصیب دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرتا ہے تو دُنیا خود

اس کے قدموں میں چلی آتی ہے۔دنیا کی محبت سے پیچھا چھڑانے اور آخرت کی فکر پیدا کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے،اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے شریعت وسُنَّت کے مُطابق عمل کرنے کی سعادت نصیب ہو گی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا الیاس قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے 72 نیک اعمال بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں ان کے مطابق عمل کرنے کا ذہن بنایئے ان 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 9 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور وڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی خُرافات اور ان کا بائیکاٹ

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! یزید پلید نے جن خُرافات اور بُرائیوں کا سَرِعام اِرْتِکاب کیا تھا، بد قسمتی سے آج وہی چیزیں ہمارے مُعاشرے میں بھی عام ہوتی جارہی ہیں، حالانکہ ہمارا پیارا دین ہمیں ان تمام خرافات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ آیئے! یزید کی بنائی ہوئی کچھ خرابیوں کے بارے میں سنتے ہیں:

یزید کی ایک بُرائی شراب نوشی

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! یزید کی بُری عادتوں میں سے ایک شراب نوشی بھی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب پینا حرامِ قطعی ہے اور اسے حلال جان کر پینا تو کُفر ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں یہ بُرائی بھی عام ہوتی جارہی ہے۔ یاد رکھئے! شراب تمام بُرائیوں کی جڑ ہے کہ

شراب پی کر انسان ہر گُناہ میں بآسانی مُبتلا ہو سکتا ہے کیونکہ شرابی کو ہوش نہیں ہوتا اور وہ اچھے بُرے کی تمیز بھی کھو بیٹھتا ہے۔ شراب کیا گُل کِھلاتی ہے؟ آیئے! اس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں: چنانچہ

شراب نے کیا گُل کِھلائے

حُضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: بُرائیوں کی اصل (یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا، جو اللہ پاک کی عبادت کیا کرتا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا، ایک عورت اس کی مَحبَّت میں گرفتار ہو گئی اور اس کی طرف خادِم کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہیں گواہی کے لئے بُلا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا۔ جب بھی وہ کسی دروازے سے اندر داخل ہوتا تو وہ اس پر بند کر دیا جاتا، یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین وجمیل عورت کے پاس پہنچا، جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا، جس میں شراب موجود تھی۔ اس عورت نے عابد سے کہا: میں نے تجھے کسی قسم کی گواہی دینے کے لئے نہیں بُلایا بلکہ اس لئے بُلایا ہے کہ تُو اس لڑکے کو قتل کر کے مجھ سے بدکاری کرے یا پھر شراب کا صرف ایک جام پی لے، اگر تُو نے اِنْکار کیا تو میں واویلا کروں گی اور تجھے ذلیل ورُسوا کر دوں گی۔ جب اس شخص نے دیکھا کہ اس کے پاس اس سے چھٹکارے کی کوئی راہ نہیں تو اس نے کہا: مجھے شراب کا گلاس پلا دے۔ عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے مزید مانگا، پس وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ اس عورت کے ساتھ مُنہ بھی کالا کیا اور لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ لہٰذا تم شراب سے بچتے رہو۔ اللہ کی قسم! ایمان اور شراب نوشی دونوں کسی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے، ہاں! عنقریب ایک دوسرے کو باہر نکال دے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...ابن حبان، کتاب الاشربة، ذکر مایجب علی المرء...الخ، ۳۶۷/۷، حدیث: ۵۳۲۴

یزید کی دوسری بُرائی، گانے باجے

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! یزید پلید میں ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ وہ گانے باجے سُننے کا عادی تھا جبکہ گانے باجے سُننا ناجائز، سخت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

احادیثِ مُبارَکہ میں اس بُرے فعل کی مُمانعت وارِد ہوئی ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 روایات سنتے ہیں۔

(1) جو گانا سُنتا ہے، قِیامت کے دن اللہ پاک اس کے کانوں میں پِگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلے گا۔[1]

(2) گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، ان میں نشے کی سی تاثیر ہے۔[2]

(3) گانا اور لَہْو دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں، جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اس ذاتِ مُقدّس کی جس کے قبضہ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک قرآن اور ذِکْرُ اللہ ضرور دل میں اس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔[3]

اللہ پاک ہمیں گانے باجے کی نحوست سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وقت نعت و تلاوت، سُنَّتوں بھرے بیانات، مدنی مُذاکرے اور مدنی چینل کے ایمان افروز سلسلے دیکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی تیسری بُرائی، سُود

---

[1] ...کنزُ العُمّال، کتاب اللھو...الخ، قسم الاقوال، جزء:۱۵، ۹۶/۸، حدیث:۴۰۶۶۲

[2] ...تفسیر در منثور، پ ۲۱، لقمان، تحت الآیۃ ۶، ۵۰۶/۶، شعب الاُیمان، باب فی حفظ اللسان، ۲۸۰/۴، حدیث:۵۱۰۸

[3] ...مسند الفردوس، ۱۰۱/۲، حدیث:۴۲۰۴

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! یزید پلید کی خُرافات میں سے ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ اُس نے سُود جیسے گھناؤنے گُناہ کو عام کیا، حالانکہ سُود قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے حرام ہونے کا اِنکار کرنے والا کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مُبتلا ہو، وہ فاسِق اور اُس کی گواہی نامقبول ہے۔ بد قسمتی سے یہ بُرائی بھی ہمارے مُعاشرے میں بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! ایک بات یاد رکھیں کہ دوا کھائی جاتی ہے تب ہی بیماری سے شفا ملتی ہے۔ جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ دوا بھی نہ کھائیں اور مرض سے شِفا بھی مل جائے۔ مانا کہ مُعاشی خوشحالی کے لئے پورے مُعاشرے کو سُود اور دیگر بُرائیوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیں! مُعاشرہ فرد سے بنتا ہے، جب تک ہم اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کریں گے، سارے مُعاشرے کی اصلاح کیسے ہو گی؟ آیئے! اب سُود کی مذمّت پر چند روایات سنتے ہیں: چنانچہ

1. **ارشاد فرمایا:** سُود (کا گناہ) ستّر (70) حصّہ ہے، ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زِنا کرے۔ (1)
2. **ارشاد فرمایا:** (ظاہری طور پر) سُود اگرچہ زیادہ ہی ہو، آخرِ کار اس کا اَنجام کمی پر ہوتا ہے۔ (2)
3. **ارشاد فرمایا:** قیامت کے دن سُود خور کو اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ دِیوانہ و مَخْبُوطُ الْحَوَاس (گھبرایا ہوا) ہو گا۔ (3)
4. **ارشاد فرمایا:** جس قوم میں سُود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔ (4)

---

[1] ...ابن ماجة، ابواب التجارات، باب التغليظ في الربا، ۳/۷۲، حديث: ۲۲۷۴

[2] ...مسند امام احمد، مسند عبدالله بن مسعود، ۲/۱۰۹، حديث: ۴۰۲۶

[3] ...معجم كبير، ۱۸/۶۰، حديث: ۱۱۰

[4] ...كتاب الكبائر للذهبي، الكبيرة الثانية عشرة، ص ۷۰

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی چوتھی بُرائی، نماز نہ پڑھنا

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! یزید پلید جن بُرائیوں میں مبتلا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ یا تو سِرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا تھا اور اگر پڑھتا بھی تھا تو قضا کر کے پڑھتا تھا، حالانکہ نماز قضا کر کے پڑھنا بھی گُناہ ہے، اور نہ پڑھنا تو اس سے بھی بڑا گُناہ ہے۔ فی زمانہ یہ گناہ بھی بالکل عام ہے۔ اوّل تو ہماری اکثریت نمازوں کی ادائیگی سے غافل اور حُقُوقُ اللہ پامال کرنے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور جو تھوڑے بہت لوگ پڑھتے بھی ہیں ان میں سے شاید ایک بڑی تعداد کو نماز دُرست پڑھنا نہیں آتی ہوگی۔ حالانکہ نَماز اِنْتِہائی اَہمیّت کی حامِل ہے، جس کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ روزِ قِیامت حُقُوقُ اللہ میں سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حَدِیْثِ پاک میں ہے "**اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَلَاتُه**" یعنی کل قِیامت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس حَدِیْثِ پاک کے تحت حَضْرتِ علّامہ عَبْدُ الرَّؤف مناوِی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْه فرماتے ہیں کہ بے شک نماز اِیمان کی عَلامَت اور اَصْلِ عِبادَت ہے۔[1]

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! اِسلام میں جو اَہمیّت نَماز کو حاصِل ہے وہ کسی اور عِبادَت کو حاصِل نہیں، نَماز اَرْکانِ اِسلام میں سے ایک اَہَمّ ترین رُکن ہے، نَماز ایک بَہت ہی عظیم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے،[2] دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے اس سب) سے بہتر ہے، نماز اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل ہے، نَماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی

---

1 ...التیسیر شرح جامع الصغیر، ۱/۳۹۱

2 ...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، ص۱۱۸، حدیث: ۲۳۴

جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نَمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹادیتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی روزانہ پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نفل نمازوں کی سعادت بھی نصیب فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ ہفتہ وار اجتماع

دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں ہونے والے سینکڑوں **ہفتہ وار اجتماعات** میں ہر ہفتے **ہزاروں عاشقانِ رسول** جمع ہو کر علمِ دِین حاصل کرتے ہیں، **سُنّتیں و آداب** سیکھتے ہیں، مسلمانوں کے **قُرب کی برکتیں** حاصل کرتے ہیں، اللہ پاک کے گھر میں **رات اعتکاف** کرکے ثواب کا خزانہ لُوٹتے ہیں، کئی ایک **نیک اعمال** پر عمل کی سعادت پاتے ہیں، اجتماع کے اختتام پر **مدنی قافلوں کے مسافر** بنتے ہیں۔

ان ہفتہ وار اجتماعات کے لیے ایک شعبہ بنام **"شعبہ ہفتہ وار اجتماع"** قائم ہے۔ جس کے کاموں میں **شرکائے اجتماع** کی تعداد بڑھانا، ہفتہ وار اجتماع کے نظام کو **شرعی اور تنظیمی** اُصولوں کے مطابق چلانا ہے۔ قاری و نعت خواں اور مُبلّغ کا پیشگی شیڈول بنانا، تلاوت و نعت اور بیان کی پرچیاں بنا کر مُتَعَلِّقَہ ذِمّہ دار کو کم از کم 7 دن پہلے بتانا۔ اجتماع گاہ بالخصوص داخلی دروازوں پر حفاظت کے پیشِ نظر **حفاظتی انتظامات** مکمل کروانا۔ اسپیکر، لائٹس، جنریٹر اور یو پی ایس (UPS) کا مناسب انتظام کرنا، وُضو خانہ واِستنجاخانوں پر پانی وغیرہ کا انتظام کرنا، اجتماع گاہ اور مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا، دریاں وچٹائیاں بچھانا اور اجتماع کے اختتام پر اُٹھانا، دورانِ اجتماع اطراف میں گھومنے والے اسلامی بھائیوں کو خیر خواہوں کے ذریعے نرمی وشفقت سے اجتماع میں شرکت کروانا، ضرورت کے مطابق مناسب مقامات پر پانی کی سبیل لگانا، مکتبۃ المدینہ کے بستے پر کتب

ورسائل کی فراہمی اور پرائیویٹ بستوں پر غیر تنظیمی لٹریچر وغیرہ کا جائزہ لینا۔ اجتماع میں آنے والے اسلامی بھائیوں کی گاڑیوں کے لئے **پارکنگ** کا مناسب انتظام کرنا، مختلف شعبہ جات کے بستے(Stall) لگوانا وغیرہ اس شعبہ کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"شعبہ ہفتہ وار اجتماع"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی ہم نے بالخصوص اُن گناہوں کی مذمّت اور ان کے نُقصانات سُنے، جن کو یزید پلید نے عام کیا۔ یاد رکھئے! گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، اس میں نقصان ہی نقصان ہے اور گناہوں میں کس قدر نُحُوست ہے، اس کی تباہی وبربادی کا اندازہ اس روایت سے لگائیے، چنانچہ

امیرُ المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ تم اللہ پاک کے اس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا

(پ۸، الانعام: ۱۶۰)

تَرْجَمۂ کنزالعرفان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا۔

کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس(10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے: (۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ پاک کو غضب دِلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے۔ (۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) اِبلیس ملعُون کو خوش کرتا ہے۔ (۳) جنّت سے دُور ہو جاتا ہے۔ (۴) جہنّم کے قریب آجاتا ہے۔ (۵) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔ (۶) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔ (۷) اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِرَاماً کاتِبِیْن کو اِیذا دیتا ہے۔ (۸) وہ نبیِّ

کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مبارکہ میں رنجیدہ کرتا ہے۔(۹)زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔(۱۰)وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشبو لگانے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! خوشبو لگانے کی چند سُنّتیں و آداب سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) فرمایا: مجھے تمہاری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں:(1)خوشبو،(2)عورتیں اور(3)میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں بنائی گئی۔ (المنبہات،ص۲۷)(2)فرمایا: چار(4)چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خوشبو لگانا۔(مشکاۃ المصابیح،کتاب الطہارۃ،باب السواک، ۱/ ۸۸،حدیث:۳۸۲)☆آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رَدّ نہیں فرماتے۔(ترمذی،الشمائل،باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ،حدیث:۲۱۶، ۵/ ۵۴۰)
☆نمازِ جمعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مستحب ہے۔(بہار شریعت ۱/ ۷۷۴، حصہ ۴ ملخصًا)

﴿اعلان:﴾

خوشبو کی بقیہ سُنّتیں و آداب تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گی، لہٰذا اِن کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

[1] ... بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیۃ، ص: ۳۰

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرۃ، ص ۶۵

[3] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کاثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں:اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کاثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے!جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کافرمانِ عالیشان ہے:جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے،اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات،الصلاۃ الثانیۃ والخمسون،ص ۱۴۹

2 ...القول البدیع،الباب الاول،ص ۱۲۵

3 ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹،حدیث ۳۱

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروَردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 12 اگست 2021ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، **کُل دورانیہ 15 منٹ**

خوشبو لگانے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب

☆ نماز میں ربّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستحب ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۲۰۷) ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔(سنتیں اور آداب ص۸۳)☆ناخوشگوار بو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے ۔(سنتیں اور آداب ص۸۳)☆مَردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں۔(سنتیں اور آداب ص۸۵)☆عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند، اولاد یا ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔(سنتیں اور آداب ص۸۵) ☆اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے۔ (سنتیں اور آداب ص۸۶)☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "مشک" سرِ اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔(سنتیں اور آداب ص۸۳)☆ائیر فریشنر کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔(سنتیں اور آداب ص۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆برے لوگوں کے ساتھ انجام سے پناہ کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"برے لوگوں کے ساتھ انجام سے پناہ کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

(پارہ۸، الاعراف:۴۷)

ترجمہ کنز العرفان: اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کرنا۔ (فیضانِ دعا، ص۳۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی

عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور

کرنزو غیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باؤجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر،

براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنْتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امامِ مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد